قارئین کرام حضرات وخواتین ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذیل کےمضمون میں محترم ظہور نیازی صاحب حفظہ اللہ نے تحقیق سے ثابت کیا کہ مسلمانوں کے خلاف تیسری جنگِ عظیم صیہونیوں کے ہاتھوں ہوگی ۔ افسوس کا مقام ہے کہ عراق کاصدآم حسین ہو یا لیبیا کاکرنل قذافی یا شام کی اسد فیمیلی اور بشار الاسدہویاپھرایرانی لیڈر شِپ! اس قسم کے لیڈرز اپنی ہی قوم ومسلمانون پر ظلم کے پہاڑ توڑ کر غیروں کومسلمانوں کی تباہی کا موقع دیتےہیں ۔ ظہور نیازی صاحب نے اپنے مضمون میں بہترین تحقیق پیش کرکے نہ صرف مسلم قوم بلکہ ان کے لیڈروں کو بھی آئندہ ہوشیار رہنے کی تلقین کی ۔موصوف کا یہ مضمون قارئین کی خدمت میں ڈیلی جنگ لندن (مورخہ ۳۰جون ۲۰۱۲ ؁ء بروز ہفتہ) کے شکریہ کے ساتھ پیش کیاجاتاہے،ملاحظہ فرمائیں:

ایران پر حملہ، تیسری جنگ عظیم کا آغاز

ویرانہ......ظہور نیازی

9/11 سے قبل پوری دنیا میں صرف سات ممالک ایسے رہ گئے تھے جن کے سنٹرل بنک سب سے بڑے یہودی سودخور خاندان روتھ چائلڈ کے زیر اثر یا زیر تسلط یا زیر کنٹرول نہیں تھے۔ ان ممالک میں افغانستان، عراق، سوڈان، لیبیا، کیوبا، شمالی کوریا اور ایران شامل تھے۔ 9/11 کے بعد افغانستان اور عراق اور 2011 میں سوڈان اور لیبیا پر بھی مالیاتی کنٹرول حاصل کرلیا گیا۔ لیبیا میں ابھی جنگ جاری تھی، تریپولی پر نیٹو کے پیدا اور مسلح کردہ باغیوں کا قبضہ نہیں ہوا تھا، صرف بن غازی ''آزاد'' ہوا تھا کہ وہاں روتھ چائلڈ بنک قائم کردیا گیا۔

روتھ چائلڈ کون ہیں؟ یہ خاندان دنیا کی اس ایک فیصد آبادی کا ممتاز ترین جزو بلکہ سربراہ ہے جو دنیا کے 96 فیصد وسائل اور دولت پر قابض ہے۔ روسی ٹی وی آر ٹی کے مالیاتی پروگرام کے پیشکار میکس قیصر روتھ چائلڈ جیسے بنکاروں کو گینگسٹرز کے وزن پر ہمیشہ بینکسٹر کے نام سے یاد کرتا ہے۔ روتھ چائلڈ نے 1815 میں بنک آف انگلینڈ پر اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد پوری دنیا پر اپنا بنکنگ کنٹرول بڑھانا شروع کیا۔ ان کا طریقہ واردات بڑا سادہ ہے۔ ہر ملک کے حکمرانوں کو مالی فائدے پہنچا کر، عیش وعشرت کا دلدادہ بنا کر کرپٹ کرو اور ان ملکوں کو اتنے بڑے بڑے قرضے دیئے چلے جاؤ کہ وہ انہیں واپس کرنے کی کبھی پوزیشن میں ہی نہ ہوں۔ جب یہ مرحلہ آجائے تو ان کرپٹ حکمرانوں سے من مانی شرائط منواتے چلے جاؤ۔ پاکستان بھی اسی سٹیج سے گزر رہا ہے۔ جن ملکوں کے حکمران قرضے لینے پر آمادہ نہیں ہوتے، انہیں قتل کرادیا جاتا ہے۔ اس میں کامیابی نہ ہو تو ان ملکوں پر حملے کرا کر پرانے نظام کا صفایا کرایا جاتا ہے اور اپنا سودی نظام قائم کردیا جاتا ہے۔ تمام بڑی عالمی خبر رساں ایجنسیاں روتھ چائلڈ کے کنٹرول میں ہیں۔ وہ ان ملکوں میں ظلم وجبر کی جھوٹی کہانیاں گھڑ کر عوام کے اذہان کو متاثر کرتی ہیں۔ امریکہ کا فیڈرل ریزرو بنک جو ڈالر چھاپتا ہے، امریکی حکومت کے نہیں، روتھ چائلڈ کے کنٹرول میں ہے۔ اسی طرح یورپی سنٹرل بنک، آئی ایم ایف، ورلڈ بنک اور بین الاقوامی تنازعات طے کرنے والا بنک بھی روتھ چائلڈ کے کنٹرول میں ہے۔ یہ وہ بڑے بڑے ادارے ہیں جن کے ذریعے ہر ملک کے حکمرانوں کو کنٹرول میں رکھا جاتا ہے۔ بظاہر حکومت ان حکمرانوں کی ہوتی ہے لیکن تمام معاشی اور مالیاتی پالیسیاں روتھ چائلڈ جیسے عالمی بینکسٹروں کی ہوتی ہیں۔ حکمرانوں کا درجہ ان کے ملازمین سے زیادہ نہیں ہوتا۔ امریکی صدر اوباما ہوں یا یورپ کے حکمران ہوں سب ان بنکسٹروں کے رکھے ہوئے ملازم ہیں جو ان کے حکم سے سرتابی نہیں کرسکتے۔ دنیا بھر میں سونے کے سب سے بڑے ذخائر اس خاندان کے قبضے میں ہیں۔ لندن گولڈ ایکس چینج جو روزانہ کی بنیاد پر سونے کی قیمت طے کرتا ہے، روتھ چائلڈ کے کنٹرول میں ہے۔ ایک تخمینے کے مطابق دنیا کی آدھی سے زیادہ دولت اس خاندان کے پاس ہے۔ اس خاندان کی موجودہ سربراہ ایولین روتھ چائلڈ ہیں۔ عراق اور لیبیا کی طرح ایران کے خلاف جنگ شروع کرا کے اور پھر تیل پر قبضہ کرکے یہ خاندان کھربوں کمانا چاہتا ہے۔ جنگ پر خرچ امریکی ٹیکس دہندگان کو اٹھانا پڑتا ہے اور وہاں کے وسائل سے فائدہ یہ چند مخصوص خاندان اٹھاتے ہیں۔

ایران پر حملہ کیوں ضروری ہے؟ اس کی چند دیگر وجوہات بھی ہیں: ۱) اصفہان میں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق دجال کا ظہور اصفہان سے ہوگا۔ (ایک دوسری روایت عراق اور شام کے درمیان کے علاقے کا ذکر ہے)۔ حملے کا ایک مقصد اصفہانی یہودیوں کو ایک مؤثر قوت بنانا ہے۔ ۲) ایران نے ایسے میزائل تیار کرلئے ہیں جو اسرائیل کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اس خطرے کا ازالہ ضروری ہے۔ ۳) امریکی پابندیوں کے بعد ایران نے اپنا تیل ڈالر کے بجائے روس کو روبل میں، اور بھارت اور چین کو سونے کے بدلے بیچنے کا معاہدہ کرلیا ہے۔ اس سے پہلے صدام حسین نے ڈالر کے بجائے سونے کے بدلے تیل بیچنے کا اعلان کیا تھا۔ اور معمر قذافی نے افریقہ کیلئے درہم ودینار (سونے اور چاندی کے سکے) رائج کرنے کیلئے افریقی حکمرانوں کو قائل کرنا شروع کیا تھا۔ ان دونوں ملکوں کا کیا حشر کیا گیا، اسے سامنے رکھیں۔

ایران پر حملہ کب ہوگا؟ اس کا اندازہ لگانے کیلئے امریکہ اور اسرائیل کی تیاریوں کا ایک مختصر جائزہ لینا ہوگا۔ ☆امریکہ ایران کے اطراف میں 45اڈے قائم کر چکا ہے جو ایران پر حملوں کیلئے استعمال کئے جائیں گے۔ ☆گذشتہ مہینے امریکہ کا ایٹمی بحری بیڑہ پاکستان کی سمندری حدود میں لنگر انداز ہو چکا ہے۔ ☆ایک اور بحری بیڑہ بھی ایران کے قریب پہنچ چکا ہے۔ ☆امریکی افواج اسرائیل کے ساتھ مسلم عرب ملکوں میں کسی بھی کارروائی کیلئے متعین کی جا چکی ہے۔ ☆امریکہ اسرائیل کو امداد کے طور پر اور عرب ملکوں کو اربوں ڈالر کا جدید ترین اسلحہ فروخت کر چکا ہے جو ایران کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ (گویا اسرائیل کے تحفظ کیلئے امریکہ سرمایہ عربوں سے حاصل کر رہا ہے)۔ ☆امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ فوجی حملے کی جگہ اب دونوں ملکوں میں ایران پر سائبر (خلائی) حملے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ ☆امریکہ نے 338 ملین ڈالر کے 361 ٹوماہاک کروز میزائلوں کا آرڈر اپنی ایک اسلحہ ساز کمپنی ریتھیون کو دے دیا ہے۔ ان میں سے 238 میزائل آبدوزوں اور ایک سو بحری جہازوں کیلئے configure کئے جائیں گے۔ انہیں میزائلوں سے امریکہ نے مارچ میں آپریشن اوڈیسی ڈان کے نام سے تریپولی کے گرد و نواح میں لیبیا کے میزائل ڈیفنس سسٹم اور طیارہ شکن توپوں کو تباہ کیا تھا۔ یہ نئے میزائل ایران پر حملے کیلئے نہیں بلکہ حملے میں استعمال ہونے والے میزائلوں

کی کمی پوری کرنے کیلئے پہلے سے آرڈر کر دیئے گئے ہیں۔ ☆خلیج فارس میں ایرانی آبدوزوں کا سراغ لگانے کیلئے امریکہ نے 13 ملین ڈالر سے 17 ہزار ERAPSCO Sonar buoys آرڈر دیئے ہیں۔ یہ بوائز بھی استعمال شدہ بوائز کی کمی پوری کرنے کیلئے پہلے سے آرڈر کر دیئے گئے ہیں۔ ☆امریکہ ایران پر حملے سے قبل شام پر مکمل قبضہ کرنا چاہتا ہے تاکہ ایران شام کے توسط سے اسرائیل اور اتحادی عرب ممالک کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکے۔ شام پر فضائی حملے شروع کرنے کیلئے ترکی کے فوجی طیارے کی تباہی جیسے بہانے تیار کئے جا رہے ہیں۔ ترکی کا طیارہ شام کی فضائی حدود میں جس روسی میزائل سے تباہ کیا گیا تھا، ان کی ڈیلیوری حال میں ہی ملی تھی۔ فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ شامی فوجیوں کو تربیت سے قبل اس میزائل کو روسی ماہرین نے

چلایا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ترکی کے طیارے شام میں روسی اڈوں کی جاسوسی کرتے رہیں۔ پاکستان کی طرف سے ترکی سے اظہار یکجہتی شام کو پوری مسلم دنیا میں تنہا کرنے کی امریکی پالیسی کا حصہ ہے۔ ☆9 مئی کو امریکی ایوان نمائندگان نے ''امریکہ اسرائیل اضافی سیکورٹی آپریشن ایکٹ 2012'' کے نام سے ایک نیا قانون منظور کیا ہے جس میں اسرائیل کی ''یہودی'' ریاست کی حیثیت سے سیکورٹی کیلئے امریکی عزم کا از سر نو اعادہ کیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت امریکہ اسرائیل کو اپنے دفاع کیلئے ہر نوعیت کی جنگی صلاحیت فراہم کرے گا۔ (سی آئی اے کے ایک سابق ملٹری انٹیلی جنس افسر فلپ جیرالڈی کے مطابق) یہ امریکی ٹیکس دہندگان کی قیمت پر امریکہ کی طرف سے اسرائیل کو ایک بلینک چیک ہے کہ تمام پڑوسی ممالک کی مشترکہ قوت سے زیادہ فوجی قوت اسرائیل کو دی جائے۔

اسرائیل یہ سمجھتا ہے کہ وہ ایران کو تباہ کرنے کیلئے پوری طرح سے تیار ہے لیکن اسرائیلی دباؤ کے باوجود اوباما صدارتی انتخابات کی وجہ سے فوری حملے میں پس و پیش کر رہے ہیں۔ انہیں ڈر ہے کہ نئی جنگ شروع کرنے کی وجہ سے ان کی دوسری ٹرم خطرے میں نہ پڑ جائے۔ اسرائیلیوں نے اس کا حل یہ ڈھونڈا ہے کہ نومبر میں امریکی الیکشن سے ذرا قبل وہ خود حملہ کر دے۔ اس وقت اوباما کیلئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا کہ وہ یہودی حمایت سے الیکشن جیتنے کیلئے امریکہ کو بھی جنگ میں جھونک کر پھر صدر بن جائے۔ یہ انکشاف ایک اسرائیلی اخبار Haartez میں ایک سینئر اسرائیلی نمائندے نے کیا ہے۔ ایک اور اسرائیلی ذریعہ کا کہنا ہے کہ ایران پر حملہ ڈیموکریٹک نیشنل کنونشن کے موقع پر کیا جائے گا۔

ایران پر حملے سے نہ صرف پورے خطے بلکہ پوری دنیا کا امن متاثر ہوگا۔ دفاعی ضرورت کے نام پر اسرائیل تمام فلسطینی علاقوں پر جبری قبضہ کر لے گا، بلکہ دوسرے عرب ملکوں کے بھی کچھ علاقے ہتھیا لے گا۔ پاکستان میں امریکی طالبان کی دہشت گرد کارروائیوں میں اتنا اضافہ کر دیا جائے گا کہ پاکستان ان سے نمٹنے کے سوا اور کسی طرف توجہ ہی نہ کر سکے۔

روس و چین بھی ایران پر حملے سے متاثر ہوں گے۔ چند روز پہلے روسی صدر پیوٹن نے اسرائیل کا دورہ کر کے نیتن یاہو کو حملے سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن ان مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔

کالم کے شروع میں درہم و دینار کا ذکر تھا۔ یہ ایک نہایت دلچسپ اور اہم سٹڈی ہے جو آئندہ کسی کالم میں پیش کریں گے۔ یہاں صرف رسول پاک ﷺ کی ایک پیشگوئی کا ذکر کرنا ہے جو مسند احمد میں ابوبکر بن ابی مریمؒ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ ''عنقریب بنی نوع انسان پر وہ وقت ضرور آنے والا ہے کہ جب دینار و درہم (سونے و چاندی کے سکوں) کے علاوہ کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہے گی جو انسان کے کام کی ہوگی۔'' یہ خوشخبری اس طرف اشارہ ہے کہ پوری دنیا پر چھایا ہوا موجودہ فریبی مالیاتی نظام ایک دن یقیناً تباہ ہوگا۔

(جنگ کے ریٹائرڈ ایڈیٹر کا یہ کالم ہر سنیچر کو شائع ہوتا ہے)